طالبات کے سوالات اور اُن کے جوابات

❁...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور نے کئی ممالک میں پیس سمپوزیمز کا انعقاد کیا اور سیریا کے متعلق بات کی۔ آج کل کی ٹیکنالوجی یعنی ڈرونز وغیرہ کے حملوں میں معصوم بچے بھی مارے جاتے ہیں، جیسے سیریا اور پاکستان میں ہو رہا ہے۔ اگر طالبان کے خلاف جنگ کرنی پڑ جائے تو اس میں جو معصوم لوگ مارے جاتے ہیں اس کا گناہ یا ذمہ داری کس پر جائے گی؟**

اس سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ ڈرون یہ جو نئی ٹیکنالوجی ہے اتنی precise ہے کہ اگر آپ pinpoint کر کے بھی کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کو پتہ نہیں ہوتا اور ان کا ایک اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں چیزیں ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ڈرون کس لئے بنا تھا؟ یہ تو agriculture کے استعمال کے لئے بنایا گیا تھا۔ Wild Boar جو crops کو destroy کرتے تھے اور ان کو point out کیا جاتا تھا۔ پھر shooters اس کو shoot کرتے تھے۔ اس میں اتنی technology ہے کہ precisely آپ کو identify کر دیتا ہے کہ یہ معین جگہ ہے جہاں ہمیں ٹارگٹ کرنا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو یہ جو سب کچھ کر رہے ہیں غلط کر رہے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اگر یہ ڈرون حملے صرف terrorism کے خلاف ہیں تو صرف ڈرون کی ضرورت نہیں ہے بلکہ terrorists کو پکڑنے کے اور بھی بہت سارے طریقے ہیں۔ پاکستان میں جو terrorists ہیں گورنمنٹ کو سب پتہ ہے کہ کس جگہ ان کی hide outs ہیں۔ مسجدوں میں آتے ہیں اور مسجد پہ حملہ کر کے چلے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ کی law enforcement agencies کو منع ہے کہ تم نے مسجد کے اندر نہیں جانا۔ اور وہ دہشتگرد مساجد کے اندر جاتے ہیں اور ٹارگٹ کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افغانستان میں ان کو پتہ ہے کہ کس کس جگہ پر دہشتگرد موجود ہیں۔ یہ تو بہانے ہیں کہ ہم ڈرون اس لئے کرتے ہیں کہ دہشتگردی ختم ہو۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ ان کو جہاں پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کے خلاف یا اس پاور کے خلاف کوئی پلاننگ ہو رہی ہے تو وہاں جا کر اس کو ڈرون کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے علاوہ بھی وہاں بہت سارے علاقہ کو ٹارگٹ کر سکتے ہیں جہاں پتہ ہوتا ہے کہ دہشتگرد موجود ہیں۔ پھر یہ ہے کہ دہشتگرد کسی بازار میں نہیں رہتے۔ ان کی جگہیں مختلف ریموٹ areas میں ہیں۔ وہاں جا کر اگر ڈرون کرنا ہے تو کر سکتے ہیں اور Precise action بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اپنی مرضی سے جہاں چاہیں وہاں مار دیں یہ تو بہانے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی جو ظلم سیریا میں ہو رہا ہے یا لیبیا میں ہوا ہے وہ گورنمنٹ بھی کر رہی ہے اور جو rebels ہیں یا so called اپوزیشن ہے وہ بھی کر رہی ہے۔ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ اسی لئے تو میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ایک طرف ظلم ہو رہا ہے۔ میں ان Big Powers کو بھی کہتا ہوں کہ تمہیں بھی پتہ ہے کہ دونوں طرف سے ظلم ہو رہا ہے۔ ایک politician جو اپنے آپ کو بڑا Human Rights activist کہتا ہے اور Human Rights Commission میں کسی گورنمنٹ کا representative ہے اس کو میں نے کہا تھا کہ تمہیں پتہ ہے کہ تم لوگ طالبان کو aid کرتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ان کو مارو۔ ایک طرف ان کو aid کر کے ان کو encourage کر رہے ہوتے ہو دوسری طرف جو تمہارے خلاف بات کرتے ہیں تو تم اس وقت ان کو مارتے ہو تو یہ justice نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ اصل میں تو اللہ تعالیٰ کو بھولنے کی وجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے ہیں اس لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس لئے مَیں ہمیشہ یہ فقرہ ضرور کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کرو گے تو سب کچھ یاد رہے گا۔ میں مختلف فنکشنز میں ان کو سمجھانے کے لئے peace کی بات کرتا رہتا ہوں۔

❁...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل اکثر حکومتیں اور مذہبی جماعتیں غربت دور کرنے کے لئے micro-financing کو اپنا رہی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ جماعت بھی اسے Humanity First کے لئے استعمال کر سکے۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مائیکرو فنانس کا آئیڈیا کس نے دیا تھا؟ یہ تو ایک نوبل لارئیٹ بنگلہ دیشی پروفیسر نے دیا تھا۔ یہ آئیڈیا بنگلہ دیش سے آیا تھا۔ وہ ایک چھوٹا غریب اور deprived ملک ہے تو وہاں مائیکرو فنانس نے Cottage Industry کو develop کیا اور عورتوں کو زیادہ encourage کیا۔ وہاں ان کی کافی market ہوئی۔ فیملیز کے حالات کچھ اچھے ہو گئے ہیں۔ لیکن بڑے ملکوں میں تو micro finance کا تصور نہیں ہے۔ امریکہ میں ایک بڑی اچھی percentage ہے جو slums میں رہتی ہے۔ ان کو کیوں نہیں encourage کرتے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگوں کو ڈرون میزائیل مار کر ٹارگٹ کرتے رہتے ہیں۔ اپنے ہاں ان لوگوں کو micro finance کریں اور ان کو encourage کریں۔ اور وہاں جا کر انڈسٹری لگائیں۔

اسی طالبہ نے کہا کہ interest rate کے باوجود مائیکرو فنانس کافی فائدہ مند ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا جو micro finance بنگلہ دیش میں تھی وہ تو interest rate سے خالی تھی۔ اس نے interest rate تو نہیں لیا تھا۔ اگر کسی نے interest چارج کیا بھی ہے تو بہت ہی معمولی interest rate ہے جو کہ expected profit سے بہت کم ہے۔ لیکن بینکوں کا جو interest rate یہاں ہوتا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے۔ جبکہ بنگلہ دیش میں اتنا nominal تھا کہ عورتوں نے دیتے ہوئے محسوس بھی نہیں کیا۔ یہاں کہتے ہیں کہ وہ interest rate ہے مگر وہ claim نہیں کرتا کہ interest rate ہے بلکہ سارا کچھ interest free ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن آج کل جو اسلامک بینکنگ یا اسلامک فائنانس ہے، وہ مڈل ایسٹ میں بھی، عرب ورلڈ میں بھی، مسلمان ملکوں میں بھی sugar coated ہے۔ وہ تو اسلامک بینکنگ نہیں ہے۔ انہوں نے اس کا نام بدل دیا ہے لیکن چیز وہی ہے اور اسی طرح interest rate ہے۔ بہت سارے research workers اس پر کام کر رہے ہیں۔ ہمارے کچھ احمدی بھی اسلامک فائنانس پر کام کر رہے ہیں۔ جب outcome آئے گی تو پتہ چلے گا۔

طالبہ نے عرض کی کہ پھر حضورانور کے خیال میں ہمیں جماعت میں مائیکرو فنانس کو encourage کرنا چاہئے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا: ہر قسم کی فنانس جو ناداروں کی بہتری کے لئے اور سوسائٹی کے neglected لوگوں کے فائدہ کے لئے ہو وہ کرنی چاہئے۔

❁...... **اس کے بعد ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ ہماری جماعت بہت چھوٹی ہے اور صرف دس سے پندرہ فیملیز رہتی ہیں اور جماعتی ماحول جیسا کہ جلسہ وغیرہ پر نظر آتا ہے موجود نہیں ہے۔ تو حضورانور نوجوان نسل کو کیا مشورہ دیں گے تا کہ وہ گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں۔**

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبہ سے پوچھا کہ ''کیا آپ کا سینٹر نہیں ہے؟'' طالبہ نے جواب دیا کہ سینٹر موجود ہے مگر بہت چھوٹا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ **نے فرمایا:** اگر سینٹر موجود ہے تو پھر ماحول کیوں نہیں ہے؟ ماحول تو وینکوور میں بھی نہیں ہے۔ یہاں بھی انہوں نے 50 سال بعد مسجد بنائی ہے۔ تبھی تو میں کہہ رہا ہوں کہ اگر ماحول بنانا ہے تو مسجدیں بناؤ۔ یہی کل میں نے خطبہ میں بھی کہا تھا۔

اس پر طالبہ نے عرض کی نوجوان نسل کو دنیاوی لغویات سے بچانے کے لئے حضورانور کی کیا نصیحت ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوپہر کو میں ایک گھنٹہ بولا ہوں۔ وہ نصیحت ہی تھی۔ پہلے اسے ہضم کر لیں۔ میں نے جو باتیں کی ہیں ان کے پوائنٹس نکالو اور ان کو سامنے رکھو۔ یہی تمہارے لئے نصیحت ہے۔

❁...... **ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے ٹورانٹو میں عائشہ اکیڈمی کے ساتھ کلاس کے دوران فرمایا تھا کہ جماعت کی 25 فیصد عورتوں کو عائشہ اکیڈمی میں آنا چاہئے۔ تو اس تعلق سے آپ یہاں کی بہنوں کو کچھ نصیحت فرما دیں۔**

اس پر حضور **ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا کہ آپ نے میرے الفاظ دہرا دئے ہیں یہی نصیحت ہے۔ سب نے سن لیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس طالبہ نے بتایا کہ ان کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے اور وہ عائشہ اکیڈمی میں دوسرے سال کی طالبہ ہیں اور وہاں ہی اردو سیکھ رہی ہیں۔ طالبہ نے بتایا کہ انہوں نے وہاں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بھی اردو میں پڑھی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ماشاء اللہ آپ بنگلہ دیشی ہونے کے باوجود بھی اردو بول رہی ہیں۔

دوسری بچیوں کو مخاطب کر کے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا؛ دیکھو سیکھو اس سے۔

❁...... **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے ہمیں نصیحت کی تھی کہ دنیا کے حالات اور تیسری جنگِ عظیم کی پیشگوئیوں کے پیشِ نظر ہم کھانے پینے کی چیزیں ذخیرہ کریں تو کیا آپ ابھی بھی ہمیں یہی نصیحت کرتے ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل کریں۔ صرف جنگ کی بات نہیں ہے کوئی بھی قدرتی آفات وجہ بن سکتے ہیں۔ اب امریکہ میں پچھلے دنوں طوفان وغیرہ آتے رہے ہیں ان کی وجہ سے نیو یارک یا واشنگٹن اور بعض علاقوں میں جہاں جہاں انہوں نے ذخیرہ کر رکھا تھا ان کو مشکل پیش نہیں آئی۔ بعض لوگ تو پانچ

چھ دن کے لئے بالکل ہی trap ہو گئے تھے۔ وہ اسی ذخیرہ سے کھاتے رہے ہیں۔ احمدیوں نے خود مجھ سے ذکر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی بات مان لی اور جنہوں نے نہیں مانی ان کو بڑی مشکل پڑی رہی۔ بعضوں نے پانچ چھ دن صرف پانی پی کر گزارہ کیا۔ ہم نے ٹن فوڈ وغیرہ رکھی ہوئی تھی جو ہمارے کام آئی۔ اس لئے حالات کسی بھی قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ تیسری جنگِ عظیم ہی ہو۔ جو دنیا کی حالت ہے اس میں کوئی بھی قدرتی آفت ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا ہے کہ اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے یورپ تم بھی محفوظ نہیں ، اور اے جزائر کے رہنے والو تم بھی محفوظ نہیں تو اس میں جنگِ عظیم ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ ورنہ تو بہت ساری اور باتیں بھی ہیں۔ قدرتی آفات بہت سارے آسکتے ہیں۔ اس لئے اشیاء کا ذخیرہ رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کل مجھے ایک آدمی ملا ہے۔ اس نے بیعت نہیں کی لیکن احمدیت کے بہت قریب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ہمارے ملکوں کینیڈا امریکہ وغیرہ میں ہر جگہ ہر چیز دستیاب ہے۔ سپر سٹور میں جاؤ اور دکان میں جاؤ اور جو مرضی خرید لو۔ یہاں ہمیں نصیحت کر رہے ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو ذخیرہ کرو۔ کہتا ہے کہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اسی طرح میں گھر میں محفوظ ہوں۔ بہت اچھا گھر ہے۔ خوبصورت جگہ پر ہے۔ ایک دم ایسا طوفان آتا ہے کہ نیچے سے گھر کی ساری foundation نکلنی شروع ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔ اتنے میں مجھے مربی صاحب یا کوئی اور دوست ملتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابھی بھی توبہ کرلو تو تمہارا یہ گھر ٹھیک ہو جائے گا اور ٹک جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تو اس قسم کی باتیں ہو سکتی ہیں۔ کئی قسم کے طوفان آسکتے ہیں۔ صرف جنگِ عظیم ہی نہیں ہے۔

۞…… **برٹش کولمبیا کی ریجنل سیکرٹری تبلیغ نے سوال کیا کہ ہم نے یہاں پر سمپوزیم کیا تھا جس میں مختلف MLA اور MP بھی آئے تھے اور ان میں سے ایک نے ہم سے درخواست کی ہے کہ آپ کی جماعت اس قدر فعّال ہے تو کیا آپ کی جماعت ہمارے ساتھ مل کر عورتوں کی بھلائی کے لئے کام کر سکتی ہے۔ اس معاملہ میں حضور انور کی کیا ہدایت ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اگر آپ کی ایسی mature عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور ان کے ساتھ اگر ایک ٹیم بنانی ہے تو کر سکتی ہیں۔ ان کو کم از کم ideas دے سکتی ہیں۔ نبوّت کے دعوے سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلف الفضول کے معاہدہ میں شامل تھے اور نبوت کے کئی سالوں بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ آج بھی اگر کوئی مجھے انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے بلائے۔ چاہے وہ غیر مسلم ہو میں اس کو ترجیح دوں گا اور اس کام میں شامل ہو جاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جو امریکہ میں reception تھی۔ وہاں میں نے مثال دی تھی کہ humanitarian کام کے لئے جہاں ہمیں بلایا جائے اور جو بھی بلائے ، ہم وہاں جاتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ افریقہ میں بہت ساری NGOs ہمارے ساتھ مل کر چل رہی ہیں۔ ہم ان کے ساتھ Coordinate کرتے ہیں۔ ہمارے کارکن کام کرنے کیلئے وہاں جاتے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ وہاں جا کر انہی کی طرح ہو جائیں۔ تو اپنی ایک identity قائم رکھتے ہوئے آپ ان کے ساتھ کام کر سکتی ہیں تو کریں۔

۞…… **سیکرٹری صاحبہ نے پوچھا کہ ان لوگوں کا اگر کسی سیاسی پارٹی سے تعلق ہے تو کیا پھر بھی ان کے ساتھ کام کر سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ نے تو انسانیت کے لئے کام کرنا ہے کسی سیاسی پارٹی کے لئے نہیں کرنا۔ اب یہ نہیں ہے کہ آپ وہاں جائیں گی تو آپ مجبور ہیں کہ اب ضرور conservatives کے لئے ہی ووٹ دینا ہے یا ان کے لئے ہی فنڈ ریزنگ کرنی ہے۔ آپ نے کسی پارٹی کے لئے فنڈ ریزنگ نہیں کرنی بلکہ آپ نے تو ان neglected لوگوں کے لئے فنڈ ریزنگ کرنی ہے جو سوسائٹی میں نادار ہیں۔

۞…… **ایک اور طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں جو احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے کیا یہ کبھی ختم ہو گا اور کیسے ہو گا؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: یہ ظلم کیسے ختم ہو گا یہ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن ہو گا ، انشاء اللہ ضرور ختم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تمہیں بغیر آزمائے چھوڑ دوں گا۔ ان لوگوں کے لئے ایک آزمائش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور یہ بھی نہ سمجھو کہ تم لوگ یہاں بیٹھے ہو تو عیش کر رہے ہو۔ تم لوگوں کی بھی ایک وقت میں آزمائش آئے گی۔ یہاں تم لوگ بھی محفوظ نہیں ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم موجیں کر رہے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ ہو سکتا ہے تم لوگ نہیں تو تمہاری اگلی نسل کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔ کسی بھی طرح کی مخالفت ہو یا مسائل پیدا ہوں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ ہو کہ فوری طور پر غلبہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باقی مولوی تو رہیں گے۔ دشمنی بھی رہے گی۔ جو پاکستانی گورنمنٹ نے قانون بنایا ہوا ہے اس کو فی الحال منسوخ کرنے کی طاقت بھی کسی میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر جب چلتی ہے تو فیصلے ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ ہو گا ، لیکن کب اور کیسے ہو گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بَغْتَةً استعمال کیا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات میں بھی اسی لفظ بَغْتَةً کا استعمال ہوا ہے۔ انقلاب جب آتا ہے تو اچانک آتا ہے۔ اور پھر پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہونا ہے۔ جب آپ لوگ یہاں اکثریت میں ہونے لگ جائیں گے تو آپ کی مخالفت شروع ہو جائے گی۔ اگر آدھا کینیڈا احمدی ہو گیا تو عیسائی آپ کی اسی طرح مخالفت کریں گے جیسے مولوی پاکستان میں کرتا ہے۔ اب یہاں کینیڈا کے نارتھ میں یا بعض ریموٹ علاقوں میں جو چرچ ہے وہاں ہم نے پیس کانفرنسز کرنی شروع کی تھیں۔ پہلی دفعہ تو وہاں کے پادریوں نے اپنے چرچ کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ خدام اور جماعت کے دوسرے احباب وہاں گئے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ تو عوام کو attract کر رہے ہیں اور ان کی زیادہ توجہ کھینچ رہے ہیں تو انہی عیسائی پادریوں نے جو پہلے کہتے تھے آؤ ، انہوں نے اگلی دفعہ مخالفت شروع کر دی۔ تو ہر جگہ اس طرح ہی ہوتا ہے۔ اور آپ کے ہاں بھی ہو گا۔ ہو سکتا ہے ویسی intensity نہ ہو جو پاکستان میں ہے لیکن تھوڑی بہت مخالفت شائد آپ کو بھی پیش آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان میں انشاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ابھی بھی وہاں سب علاقوں میں احمدی رہ ہی رہے ہیں۔ سارے کے سارے تو باہر آ بھی نہیں سکتے۔ نہ آپ لوگ اور نہ ہی کوئی ملک سب احمدیوں کو accommodate کرنے کیلئے تیار ہو گا۔ اور نہ دنیا کر سکتی ہے۔ پس جو وہاں رہ رہے ہیں انہیں بہرحال کسی نہ کسی طرح survive کرنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے انتظام رکھا ہی ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اس کو ہم نہیں جانتے لیکن ہو گی ضرور۔ انشاء اللہ۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس نو بج کر 20 منٹ تک جاری رہی۔